روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 18 مارچ 2014ء 16 جمادی الاول 1435 ہجری 18/ امان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 63

قدرت نمائی

نہیں محصور ہرگز راستہ قدرت نمائی کا
خُدا کی قُدرتوں کا حصر دعویٰ ہے خُدائی کا

جس نے پیدا کیا وُہی جانے
دُوسرا کیونکر اُس کو پہچانے

غیر کو غیر کی خبر کیا ہو
نظرِ دُور کارگر کیا ہو

(درثمین)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ نبی ہیں آپؐ کی کامل پیروی سے انوار الٰہی کے دروازے کھلتے ہیں

حقیقی معرفت الٰہی ہی سچی محبت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے

نفس امارہ کے زہر اور بدی کی پلیدی سے بیزاری معرفت سے اور معرفت دعا سے حاصل ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 مارچ 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو حسب معمول کئی زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا۔ حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں معرفت الٰہی کی حقیقت اور خدا تعالیٰ کی پہچان، اس کی محبت اور اس کے نتیجہ میں گناہوں سے ملنے والی نجات اور اعمال صالحہ کی قوت کے حاصل ہونے کو حضرت مسیح موعود کی بعثت کا اصل غرض اور مقصد قرار دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ معرفت الٰہی کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود نے جو تحریر فرمایا وہ سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہے۔ حضور انور نے اس کے چند ایک نمونے اپنے اس خطبہ جمعہ میں بیان فرمائے۔ فرمایا انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق دو بنیادی چیزوں سے ہوتا ہے۔ ایک بدی کو چھوڑنا اور دوسرا نیکی کو حاصل کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر دونوں فطرتیں پیدا کی ہیں۔ ہر انسان کو خالق سے محبت عطا کی گئی ہے اور جذبات ونفسانی خواہشات سے پرہیز کی طاقت بھی عطا ہوئی ہے۔ لیکن ہر گناہ سے بچنا اور ہر نیکی کو اختیار کرنا محض اور محض خدا تعالیٰ کی کامل معرفت کو چاہتا ہے۔ کسی کی خوبی اور حسن کا علم انسان کو اس کا عاشق بنا دیتا ہے۔ یہ معرفت انبیاء کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ تمام مذاہب میں سے دین حق ہی ہے جو حقیقی معرفت پیدا کر سکتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی سے ہی انوار الٰہی کے دروازے کھلتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی تحریرات میں سے کئی اقتباسات پیش فرمائے۔ جن سے معرفت الٰہی کی حقیقت بھی کھلتی ہے اور اس کے فیوض و برکات کا بھی علم ہوتا ہے۔ فرمایا۔ ☆ جو معرفت سے بے نصیب ہے اسے صوم وصلوٰۃ، صدقات وخیرات اور دوسری نیکیوں کی توفیق نہیں ملتی۔ ☆ معرفت الٰہی موہبت رحمٰن ہے اور محض اس کے فضل سے ملتی ہے اور ایمان واعمال صالحہ سے اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆ اسی کے ذریعہ انوار الٰہی سینہ کو منور کرتے ہیں۔ ☆ سچی محبت اور سچا خوف معرفت سے حاصل ہوتا ہے۔ ☆ معرفت سے حق بینی کا دروازہ کھلتا ہے۔ ☆ نفس امارہ کے زہر اور بدخواہشوں کی پلیدی سے بیزاری اسی سے حاصل ہوتی ہے۔ ☆ معرفت اس دعا کے ذریعہ بھی نصیب ہوتی ہے۔ جو گناہ کو جلانے والی آگ ہے، موت ہے مگر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ تُند سیل ہے مگر آخر کو کشتی بن جاتی ہے اور اسی سے ہر بگڑی تقدیر سنور جاتی ہے اور زہر تریاق بن جاتا ہے۔ ☆ معرفت اور دعا کے بغیر یقین کامل حاصل نہیں ہو سکتا۔ ☆ دعا اور تدبیر کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ ☆ گناہ زہر ہے جو صغیرہ سے شروع ہو کر کبیرہ تک پہنچتا ہے اور بالآخر ہلاکت تک پہنچا دیتا ہے۔ ☆ معرفت گناہ سے روکتی ہے۔ ☆ معرفت اور یقین دعا سے بڑھتے ہیں۔ ☆ خدا کی ہستی کا علم دعا سے ہوتا ہے۔ ☆ خدا کی نعمت جسے مانگنے کے لئے سورۃ فاتحہ میں دعا سکھلائی گئی ہے وہ معرفت اور کامل یقین کی نعمت ہے۔ ☆ معرفت اور یقین سے خدا تعالیٰ کی گفتار اور دیدار کی تجلی ہوتی ہے۔ ☆ تمام محبت اور خوف معرفت پر موقوف ہے۔ ☆ سعادت مندی کا مدار خداشناسی پر ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں فرمایا کہ جب تک معرفت نہ ہو انسان گناہ سے نہیں بچ سکتا۔ جیسے سانپ یا شیر یا زہر کا علم نہ ہو تو انسان خوف نہیں کھاتا۔ جیسے اندھیرے میں شیر ببر کو بکرا سمجھنے والا نہیں ڈرتا۔ بچہ کو سانپ کے زہر کا علم نہیں وہ اسے پکڑے گا۔ اگر کھانے میں زہر ہونے کا علم ہو تو شوق سے کھائے گا۔ لیکن جس کو سانپ کے زہر کا علم ہے وہ قریب نہ پھٹکے گا۔ شیر کو دیکھتے ہی بھاگے گا اور زہر کھانے کی کبھی جرأت نہ کرے گا۔ یہی حال انسان کا ہے اگر اس کو خدا کی صحیح اور سچی معرفت ہو تو وہ کبھی بھی گناہ کی زندگی بسر نہ کرے۔ جو کہتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ وہ دھوکہ میں مبتلا ہیں۔ حقیقت میں انہیں ایمان حاصل نہیں۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا انسان جس قدر جھکے اسی قدر ترقی کرتا ہے اور اس زمانے میں اخلاقی حالت بری ہو چکی ہے اس لئے حقیقی معرفت، حقیقی تقویٰ کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے خداشناسی پیدا کرنے اور اخلاص ووفا کو بڑھانے کے لئے حضرت مسیح موعود کو خدا نے مبعوث فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ایسی معرفت عطا فرمائے کہ جو ہمارے گناہ جلا دے اور نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ مکرم عبدالسبحان دین صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

مقابلہ حسن کارکردگی

مجلس انصاراللہ پاکستان

مقابلہ بین المجالس

سال 2013ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر مجالس انصاراللہ پاکستان میں سے درج ذیل مجالس اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی دس پوزیشنوں پر رہی ہیں اور **ماڈل کالونی کراچی اول اور علم انعامی** کی حقدار ٹھہری ہے۔

دوم: مجلس انصاراللہ ربوہ
سوم: مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد
چہارم: مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی
پنجم: مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد
ششم: مجلس انصاراللہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور
ہفتم: مجلس انصاراللہ محمود آباد کراچی
ہشتم: مجلس انصاراللہ واپڈا ٹاؤن لاہور
نہم: مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن لاہور
دہم: مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد

مقابلہ بین الاضلاع

مجلس انصاراللہ پاکستان میں سال 2013ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر نظامت ہائے اضلاع میں سے درج ذیل اضلاع اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی دس پوزیشنوں پر رہے ہیں۔

اول: نظامت ضلع کراچی
دوم: نظامت ضلع لاہور
سوم: نظامت ضلع اسلام آباد
چہارم: نظامت ضلع فیصل آباد
پنجم: نظامت ضلع گوجرانوالہ
ششم: نظامت ضلع سانگھڑ
ہفتم: نظامت ضلع میانوالی
ہشتم: نظامت ضلع قصور
نہم: نظامت ضلع شیخوپورہ
دہم: نظامت ضلع بھکر

(باقی صفحہ 8 پر)

تیرھویں تقریب تقسیم اسناد 2014ء

(مدرسة الحفظ ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 9 مارچ 2014ء کو بعد نماز عصر مدرسة الحفظ کے سبزہ زار میں تیرہویں تقریب تقسیم اسناد مدرسة الحفظ ربوہ منعقد کی گئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر جماعت ضلع فیصل آباد تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حافظ محمد شعیب صاحب استاد مدرسة الحفظ نے رپورٹ پڑھی انہوں نے بتایا:۔

حضرت اقدس مسیح موعود کی دلی خواہش کے مطابق حضرت مصلح موعود کے دور خلافت میں 1920ء سے قبل قادیان میں حافظ کلاس کا آغاز ہوا جو مختلف مراحل سے گزر کر آج مدرسة الحفظ کے نام سے قائم ہے۔

اس وقت مدرسة الحفظ میں 140 طلباء کی گنجائش ہے۔ ہوسٹل کے طلباء کے لئے معمولات کا ٹائم ٹیبل مقرر ہے۔ جس میں ان کی تدریس کے علاوہ اجلاسات، تربیتی کلاس، علمی و ورزشی مقابلہ جات اور لائبریری سے استفادہ شامل ہے۔

شعبہ سمعی و بصری کے تحت تلاوت قرآن کریم کی سی ڈیز اور کیسٹس رکھی گئی ہیں۔ طلباء کے تلفظ اور قراءت کو بہتر بنانے کے لئے روزانہ آدھا گھنٹہ آڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کے ذریعے تلاوت قرآن کریم سکھائی جاتی ہے۔ سال اول کے طلباء کو صحت تلفظ جبکہ حفظ مکمل کرنے والے طلباء کو تجوید سکھائی جاتی ہے۔

دوران سال جماعتی تقریبات کا اہتمام کیا جاتا رہا جس میں جلسہ سیرت النبی ﷺ، جلسہ یوم مسیح موعود، جلسہ یوم مصلح موعود، جلسہ یوم خلافت اور تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کے لیکچرز شامل ہیں۔

طلباء کی ذہنی و جسمانی نشو و نما کیلئے ہر سال سالانہ علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج مدرسة الحفظ کو تیرہویں سالانہ تقریب تقسیم اسناد منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 36 طلباء نے قرآن کریم حفظ کرنے کی توفیق پائی۔ گزشتہ سال بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 36 طلباء نے قرآن کریم حفظ کرنے کی توفیق پائی تھی۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ تیرہ سالوں کے دوران 373 طلباء حفظ قرآن کی سعادت پا چکے ہیں۔

اسناد حاصل کرنے والے ان حفاظ کرام میں سے 23 کا تعلق ربوہ سے فیصل آباد، لاہور سے دو دو جبکہ اوکاڑہ، قصور، سیالکوٹ، نارووال، راولپنڈی، وہاڑی، لودھراں، جام شورو اور نواب شاہ سے ایک ایک طالب علم شامل ہیں۔

فہرست حفاظ کرام 2014ء

نمبرشمار	نام	ولدیت	جگہ	عرصہ حفظ
1	حافظ سہیل احمد	مکرم قیصر گلزار صاحب	فیصل آباد	1 سال 16 دن
2	حافظ رانا منیب احمد	مکرم شفیق احمد قیصر صاحب	ربوہ	1 سال 1 ماہ 7 دن
3	حافظ مامون اسامہ	مکرم اعجاز احمد طاہر صاحب	فیصل آباد	1 سال 2 ماہ 26 دن
4	حافظ نعمان احمد	مکرم امتیاز احمد خان صاحب	نواب شاہ	1 سال 3 ماہ 17 دن
5	حافظ سجیل احمد ملک	مکرم ملک نصیر احمد صاحب	ربوہ	1 سال 6 ماہ 3 دن
6	حافظ صباح الدین احمد	مکرم فاتح الدین احمد صاحب	ربوہ	1 سال 7 ماہ 16 دن
7	حافظ شکیل احمد	مکرم خلیل احمد صاحب	ربوہ	1 سال 9 ماہ 21 دن
8	حافظ فوزان احمد ناصر	مکرم ناصر محمود صاحب	ربوہ	2 سال 11 دن
9	حافظ حماد بن عامر	مکرم فضل محمود عامر صاحب	ربوہ	2 سال 29 دن
10	حافظ سید عبدالہادی	مکرم سید تنویر احمد صاحب	ربوہ	2 سال 1 ماہ 8 دن
11	حافظ مبین احمد	مکرم عصمت اللہ قمر صاحب	وہاڑی	2 سال 6 ماہ 27 دن
12	حافظ امیر رضوان اللہ	مکرم محمد اسد اللہ صاحب	ربوہ	2 سال 7 ماہ 17 دن
13	حافظ انصر پرویز	مکرم امجد پرویز صاحب	ربوہ	2 سال 7 ماہ 19 دن
14	حافظ خلیق احمد	مکرم لئیق احمد طاہر صاحب	ربوہ	2 سال 8 ماہ 1 دن
15	حافظ فیضان احمد سلہری	مکرم ممتاز سہیل سلہری صاحب	لاہور	2 سال 8 ماہ 3 دن
16	حافظ کامران اسد اللہ	مکرم امجد پرویز صاحب	ربوہ	2 سال 8 ماہ 19 دن
17	حافظ منیب احمد	مکرم نصیر احمد صاحب	راولپنڈی	2 سال 8 ماہ 29 دن
18	حافظ باسل احمد	مکرم نوردین صاحب	ربوہ	2 سال 9 ماہ 5 دن
19	حافظ برہان اللہ غالب	مکرم تنویر احمد صاحب	ربوہ	2 سال 9 ماہ 9 دن
20	حافظ ثمر احمد	مکرم مبارک احمد صاحب	جامشورو	2 سال 9 ماہ 9 دن
21	حافظ دانیال احمد	مکرم منور احمد خالد صاحب	اوکاڑہ	2 سال 9 ماہ 15 دن
22	حافظ ناصر اقبال	مکرم محمد اقبال صاحب	قصور	2 سال 10 ماہ 3 دن
23	حافظ احمد مصور باجوہ	مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب	ربوہ	2 سال 10 ماہ 16 دن
24	حافظ واسم محمود	مکرم سلطان احمد کھوکھر صاحب	ربوہ	2 سال 11 ماہ 2 دن
25	حافظ داؤد احمد بھٹی	مکرم صابر حسین بھٹی صاحب	ربوہ	3 سال 1 ماہ 8 دن
26	حافظ عمر ابرار	مکرم مبشر احمد صاحب	ربوہ	3 سال 1 ماہ 12 دن
27	حافظ اوصاف احمد	مکرم ناصر احمد صاحب	ربوہ	3 سال 1 ماہ 16 دن
28	حافظ عبداللہ فیضان احمد	مکرم زاہد محمود باجوہ صاحب	سیالکوٹ	3 سال 1 ماہ 25 دن
29	عزیزم حافظ معتصم باللہ	مکرم نصیر احمد صاحب	نارووال	3 سال 2 ماہ 9 دن
30	حافظ اسامہ احمد	مکرم ریاض احمد صاحب	لاہور	3 سال 2 ماہ 5 دن
31	حافظ اویس قمر	مکرم محمد ایوب قمر صاحب	ربوہ	3 سال 3 ماہ
32	حافظ صبیح احمد	مکرم نصیب احمد صاحب	ربوہ	3 سال 3 ماہ 15 دن
33	حافظ مستنصر احمد	مکرم حافظ مبشر احمد منصور صاحب	لودھراں	3 سال 3 ماہ 18 دن
34	حافظ سرمد اقبال فہد	مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب	ربوہ	3 سال 4 ماہ 4 دن
35	حافظ لبیب قمر	مکرم مقدس احمد صاحب	ربوہ	3 سال 10 ماہ 17 دن
36	حافظ رضوان اللہ ملہی	مکرم نعیم اللہ ملہی صاحب	ربوہ	4 سال 1 ماہ 13 دن

رپورٹ کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے کامیاب ہونے والے حفاظ کرام میں اسناد اور انعامات تقسیم کئے۔

سال 2007ء سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت لاہور کے ایک دوست کی درخواست پر مدرسة الحفظ کے طلباء کو ہر سال ''رحمة للعالمین ایوارڈ'' دیئے جانے کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ یہ ایوارڈ اول، دوم اور سوم آنے والے ان طلباء کو نقد رقم کی صورت میں دیا جاتا ہے جنہوں نے دوران سال کم عرصہ میں حفظ کیا ہو اور اس کے علاوہ دہرائی، ابتدائی اور فائنل ٹیسٹ میں مجموعی طور پر سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں۔ اول انعام کے لئے 25 ہزار روپے، دوم کیلئے 15 ہزار روپے جبکہ سوم کیلئے 10 ہزار روپے کی رقم مقرر کی گئی ہے۔

امسال اول عزیزم حافظ سہیل احمد ابن مکرم قیصر گلزار صاحب فیصل آباد

دوم عزیزم حافظ مامون اسامہ ابن مکرم اعجاز احمد طاہر صاحب فیصل آباد

اور سوم عزیزم حافظ نعمان احمد ابن مکرم امتیاز احمد خان صاحب نواب شاہ قرار پائے ہیں۔ انہوں نے مہمان خصوصی سے اپنا انعام حاصل کیا۔

اللہ تعالیٰ سب حفاظ کرام کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

آخر پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ جس کے بعد جملہ مہمانان اور طلبہ کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(رپورٹ: ایف شمس)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

عملی اصلاح کے لئے بیرونی علاج یا مدد کے طور پر دو قسم کے سہاروں کی ضرورت ہے۔ ایک نگرانی اور دوسرا جبر

ہر معاشرے کے قانون میں نگرانی اصلاح کا ایک ذریعہ ہے اور عملی اصلاح کرنے کے لئے دین بھی ہمیں اس کی طرف توجہ دلاتا ہے

ماں باپ، مربیان، عہدیداران، نظام ہر ایک کو اپنے اپنے دائرے میں نگران بننا چاہئے

دین کی طرف منسوب ہو کر پھر اس کے قواعد پر عمل نہ کرنا اور اسے توڑنا، ایک طرف تو اپنے آپ کو نظام جماعت کا حصہ کہنا اور پھر نظام کے قواعد کو توڑنا یہ بات اگر ہو رہی ہے تو پھر بہر حال سختی ہوگی اور یہاں جبر سے یہی مراد ہے۔ نظام کا حصہ بن کر رہنا ہے تو پھر تعلیم پر بھی عمل کرنا ہوگا

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نیک اعمال بجالانے کی عادت ڈالنے کے لئے مختلف ذرائع استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ ان ذرائع کو اختیار کئے بغیر اصلاحِ اعمال میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ پس ان ذرائع کا استعمال انتہائی ضروری ہے۔ یعنی ایمان کا پیدا کرنا، علمِ صحیح کا پیدا کرنا اور نگرانی کرنا اور جبر کرنا، یہ چار چیزیں ہیں جن کے بغیر اصلاح مشکل ہے۔ ان چاروں ذرائع کو جماعت کی اصلاح کے لئے بھی اختیار کرنا ضروری ہے

معلمین، مربیان یہ دیکھیں کہ انہوں نے دلوں میں ایمان پیدا کرنے کی کتنی کوشش کی ہے۔ خشک دلائل سے لوگوں کے دلوں پر اثر ڈالنے اور غیر احمدی مولویوں کو دوڑانے پر ہی ہمیں اکتفا نہیں کر لینا چاہئے اور اسی پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ ہمارے پاس جو خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات اور معجزات ہیں، اُس سے خدا تعالیٰ کی ہستی دنیا کو دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہے، اُس سے لوگوں کے دلوں کو قائل کریں

اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود سے جوڑ کر پھر خلافت سے کامل اطاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنے گی۔ خلافت کی پہچان اور اُس کا صحیح علم و ادراک اس طرح جماعت میں پیدا ہو جانا چاہئے کہ خلیفہ وقت کے ہر فیصلے کو بخوشی قبول کرنے والے ہوں اور کسی قسم کی روک دل میں پیدا نہ ہو، کسی بات کو سن کر انقباض نہ ہو

خلافت کا صحیح فہم و ادراک پیدا کرنا بھی مربیان کے کاموں میں سے اہم کام ہے اور پھر عہدیداران کا کام ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ دیں ہماری روحانی پاکیزگی اور ہماری عملی اصلاح زیادہ بڑا انقلاب لانے کا باعث بنے گی، بہ نسبت اس دعوت الی اللہ کے۔

قریباً ہر جگہ حالات خراب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور (دین حق) کو بدنام کرنے کی جوان کی مذموم کوششیں ہیں اُن سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں رہنے والے ہر احمدی کو ان کے شر سے محفوظ رکھے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31 جنوری 2014ء بمطابق 31 صلح 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں اصلاحِ اعمال یا تربیت کے حوالے سے مربیان، اس میں تمام واقفینِ زندگی شامل ہیں، امراء اور عہدیداران کی ذمہ داریوں کی بات ہو رہی تھی کہ کس طرح انہیں اپنا کردار عملی اصلاح کی روک کے اسباب پر قابو پانے کے لئے ادا کرنا چاہئے اور اس کے لئے کن چیزوں کی ضرورت ہے جن کو مربیان اور عہدیداران کو اپنے اوپر لاگو کر کے پھر جماعت کو بتانے اور دکھانے کی ضرورت ہے۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ وہ علماء اور واعظین جو حضرت مصلح موعود کے زمانے میں تھے ان میں (رفقاء) حضرت مسیح موعود شامل تھے اور (رفقاء) سے تربیت پانے والے بھی شامل تھے، اُن کا تعلق باللہ اور ایمان اور یقین کا معیار بھی یقیناً بہت اعلیٰ تھا۔ اُن کی کمی اِن باتوں میں نہیں تھی۔ کمی اس بات کی تھی جس کی طرف حضرت مصلح موعود نے توجہ دلائی کہ ترجیحات کو بدلنے کی ضرورت ہے یا اعتقادی مسائل پر جس طرح زور دیا جا رہا ہے اسی طرح عملی اصلاح کی اہمیت پر بھی حضرت مسیح موعود کے نشانات اور اپنے ذاتی تعلق باللہ اور اطاعتِ خلافت اور احترامِ نظام کے حوالے سے بھی افرادِ جماعت کی تربیت کی ضرورت ہے۔ لیکن آجکل ہمیں نظر آتا ہے کہ ہمارا ان باتوں میں وہ معیار نہیں ہے۔ اس لئے جب میں کہتا ہوں کہ مربیان اور عہدیداران اپنے اوپر لاگو کر کے پھر افرادِ جماعت کو بتائیں تو اس کی خاص اہمیت ہے۔ یعنی اپنے پر لاگو کرنے کے لفظ پر غور کرنے اور عمل کرنے اور اپنا نمونہ قائم کرنے کی بہت ضرورت ہے تبھی اصلاحی باتوں کا اثر بھی حقیقی رنگ میں ہوگا۔

گزشتہ خطبہ میں قوتِ ارادی کے پیدا کرنے اور علمی کمزوری دُور کرنے کا ذکر ہو گیا تھا لیکن تیسری بات اس ضمن میں بیان نہیں ہوئی تھی۔ یعنی عملی کمزوری کو دور کرنے کا طریق یا عملی قوت کو کس طرح بڑھایا جا سکتا ہے۔ اس بارے میں آج کچھ کہوں گا۔ اس کے لئے جیسا کہ پہلے خطبات میں ذکر ہو چکا ہے، بیرونی علاج یا مدد کی ضرورت ہے۔ یا کہہ سکتے ہیں کہ دوسرے کے سہارے کی ضرورت ہے۔ اور

عملی اصلاح کے لئے یہ سہارا دو قسم کا ہوتا ہے یا دو قسم کے سہاروں، ایک نگرانی کی اور دوسرا جبر کی ضرورت ہے۔

نگرانی یہ ہے کہ مستقل نظر میں رکھا جائے، زیرِ نگرانی رکھا جائے کہ کہیں کوئی بدعمل نہ کرلے۔اس قسم کی نگرانی دنیاوی معاملات میں بھی ہوتی ہے۔گھروں میں ماں باپ بچوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ سکولوں میں استاد علاوہ پڑھانے کے نگرانی کا کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔بعض دفعہ حکومت کے کارندے نگرانی کر رہے ہوتے ہیں اور یہ بتا دیتے ہیں کہ ہم نگرانی کریں گے۔سڑکوں پر ٹریفک کے لئے مستقل کیمرے لگائے ہوتے ہیں اور بورڈ لگے ہوتے ہیں کہ کیمرہ لگا ہوا ہے۔یہ نگرانی کا ایک عمل ہے۔جو بچے ماں باپ کی زیادتیوں کا نشانہ بنتے ہیں اُن کے والدین کو warning دی جاتی ہے کہ ہم نگرانی کریں گے۔اگر بچوں کو زیادہ تنگ کیا گیا تو پھر بچوں کی بہبود کا جو ادارہ ہے وہ کہتا ہے کہ ہم بچے لے جائیں گے۔ان ترقی یافتہ ممالک میں تو یہ بہت عام ہے۔ بلکہ میرے خیال میں تو بچوں کے معاملے میں ناجائز حد تک یہ نگرانی ہوتی ہے۔اور ماں باپ بچوں سے ڈر کر یا اس ادارے سے ڈر کر جائز روک ٹوک بھی بچوں پر نہیں کرتے اور نتیجتاً بسا اوقات بچے بھی بگڑ جاتے ہیں۔دنیا کے معاملات میں تو یہ نگرانی بعض دفعہ نقصان کا باعث بھی بن رہی ہوتی ہے۔پھر خاوند بیوی کے تعلقات میں خرابی کی وجہ سے بھی اُن کی نگرانی ہوتی ہے۔پھر ملزمان کی نگرانی ہوتی ہے۔

بہرحال اس ساری نگرانی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اُس کو اُن کاموں سے روکا جائے جن کی وجہ سے فساد پیدا ہوسکتا ہے یا اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اصلاح ہو۔ بہرحال نگرانی ہر معاشرے کے قانون میں اصلاح کا ایک ذریعہ ہے اور عملی اصلاح کرنے کے لئے دین بھی اس کی طرف ہمیں توجہ دلاتا ہے اور بہت سے غلط کاموں سے انسان اس وجہ سے بچ رہا ہوتا ہے کہ معاشرہ اس کی نگرانی کر رہا ہے۔ ماں باپ اپنے دائرے میں نگرانی کر رہے ہوتے ہیں۔مربیان کا اپنے دائرے میں یہ نگرانی کرنا کام ہے۔اور باقی نظام کو بھی اپنے اپنے دائرے میں نگران بننا ضروری ہے اور جب (دین) کی یہ تعلیم بھی سامنے ہو کہ ہر نگران نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعہ باب الجمعة فی القریٰ و المدن حدیث نمبر 893)

تو نہ صرف اُن کی اصلاح ہوگی جن کی نگرانی کی جا رہی ہے بلکہ نگرانوں کی بھی اصلاح ہو رہی ہوگی۔ بہرحال عملی اصلاح کے لئے نگرانی بھی ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

دوسری بات جو اصلاح کے لئے ضروری ہے جبر ہے۔یہاں کسی کے دل میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو ہم کہتے ہیں کہ ''دین کے معاملے میں جبر نہیں ہے'' دوسری طرف عملی اصلاح کے لئے جو علاج تجویز کیا جا رہا ہے، وہ جبر ہے۔پس واضح ہو کہ یہ جبر دین قبول کرنے یا دین چھوڑنے کے معاملے میں نہیں ہے۔ ہر ایک آزاد ہے، جس دین کو چاہے اختیار کرے اور جس دین کو چاہے چھوڑ دے۔(دین) تو بڑا واضح طور پر یہ اختیار دیتا ہے۔یہاں جبر یہ ہے کہ دین کی طرف منسوب ہو کر پھر اُس کے قواعد پر عمل نہ کرنا اور اُسے توڑنا، ایک طرف تو اپنے آپ کو نظامِ جماعت کا حصہ کہنا اور پھر نظام کے قواعد کو توڑنا۔ یہ بات اگر ہو رہی ہے تو پھر بہرحال سختی ہوگی اور یہاں جبر سے یہی مراد ہے۔نظام کا حصہ بن کر رہنا ہے تو پھر تعلیم پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ورنہ سزا مل سکتی ہے، جرمانہ بھی ہوسکتا ہے، بعض قسم کی پابندیاں بھی عائد ہوسکتی ہے۔اور ان سب باتوں کا مقصد اصلاح کرنا ہے تاکہ قوتِ عملی کی کمزوری کو دور کیا جاسکے۔جماعت میں بھی جب نظامِ جماعت سزا دیتا ہے تو اصل مقصد اصلاح ہوتا ہے۔کسی کی سبکی یا کسی کو بلاوجہ تکلیف میں ڈالنا نہیں ہوتا۔ یہ جبر حکومتی قوانین میں بھی لاگو ہے۔ سزائیں بھی ملتی ہیں، جیلوں میں بھی ڈالا جاتا ہے، جرمانے بھی ہوتے ہیں، بعض دفعہ مارا بھی جاتا ہے۔اور مقصد یہی ہوتا ہے کہ معاشرے میں امن رہے اور جو دوسرے کو نقصان پہنچانے والے ہیں وہ نقصان پہنچانے کا کام نہ کرسکیں بلکہ بعض دفعہ تو اپنے آپ کو نقصان پہنچانے والے کام پر بھی سزا مل جاتی ہے۔لیکن اس سزا کے دوران اصلاح کرنے کے مختلف ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔اگر کسی کو پھانسی بھی دی جاتی ہے تو یہ جبر اس لئے ہے کہ قاتل نے ایک جان لی اور قاتلوں کو اگر کھلی چھٹی مل جائے تو پھر معاشرے کا امن برباد ہو جائے اور کئی اور قاتل پیدا ہو جائیں۔پس قتل کی سزا قتل دینے سے کئی ایسے لوگوں کی اصلاح ہو جاتی ہے یا وہ اس کام سے رُک جاتے ہیں جو قتل کا رجحان رکھتے ہیں، جو زیادہ جوشیلے ہوتے ہیں۔بہرحال یہ جبر اصلاح کا ایک پہلو ہے جو دنیا میں بھی رائج ہے۔

دنیا دار کے جبر سے یا دنیاوی سزاؤں کے جبر سے ایمان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔لیکن ایک دین کی طرف منسوب ہونے والے پر جب جبر کیا جاتا ہے اور دینی نظام کے تحت اُس کو سزا دی جاتی ہے یا کسی بھی قسم کی سزا یا جرمانہ ہو، کوئی اور سزا ہو یا بعض پابندیاں عائد کردی جاتی ہیں۔جماعت میں بعض دفعہ بعض چندے لینے پر پابندیاں عائد کردی جاتی ہیں تو بیشک جبراً ان کاموں سے روکا جا رہا ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی جب وہ باتیں یا اعمال جو صالح اعمال ہیں، اُن کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہو اور کوئی شخص اس لئے کر رہا ہو کہ سزا سے بچ جاؤں یا خلیفہ وقت کی ناراضگی سے بچ جاؤں یا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ جاؤں تو آہستہ آہستہ دل میں ایمان پیدا ہوتا ہے اور پھر یہ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور ایسے لوگ برائیوں کو چھوڑ کر خوشی سے نیک اعمال بجالانے والے بننا شروع ہو جاتے ہیں۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نیک اعمال بجالانے کی عادت ڈالنے کے لئے مختلف ذرائع استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ بغیر ان ذرائع کو اختیار کئے اصلاحِ اعمال میں کامیابی نہیں ہوسکتی۔ پس ان ذرائع کا استعمال انتہائی ضروری ہے۔یعنی ایمان کا پیدا کرنا، علمِ صحیح کا پیدا کرنا، ان باتوں کا تو گزشتہ خطبہ میں ذکر ہوگیا تھا۔اور قوتِ عملی پیدا کرنے کے ضمن میں نگرانی کرنا اور جبر کرنا، جن کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے۔

یہ چار چیزیں ہیں جن کے بغیر اصلاح مشکل ہے۔ جب ہم گہرائی میں جائزہ لیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ دنیا میں ایک طبقہ ایسا ہے جو ایمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتا۔یعنی وہ معیار نہیں رکھتا جو اصلاحِ عمل کے لئے ایک انسان میں ہونا ضروری ہے۔ایسے لوگوں کے دلوں میں اگر قوتِ ایمانیہ بھر دی جائے تو ان کے اعمال درست ہو جاتے ہیں۔اور ایک طبقہ ایسا ہوتا ہے جو عدمِ علم کی وجہ سے گناہوں کا شکار ہوتا ہے۔اس کے لئے صحیح علم کی ضرورت ہوتی ہے۔اور ایک طبقہ جو نیک اعمال بجالانے کے لئے دوسروں کا محتاج ہوتا ہے۔ یہ تین قسم کے لوگ ہیں۔اور اس کی احتیاج جو ہے وہ دو طرح سے پوری کی جاتی ہے۔یا اُس کی بیرونی مدد دو طرح سے ہوگی۔ایک تو نگرانی کرکے، جس کی میں نے ابھی تفصیل بیان کی ہے کہ نگرانی کی جائے تو بدیاں چھوٹ جاتی ہیں اور نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے لیکن وہ طبقہ جو بالکل ہی گرا ہوا ہو، جو نگرانی سے بھی باز آنے والا نہ ہو، اُسے جب تک سزا نہ دی جائے اُس کی اصلاح نہیں ہوسکتی۔

پس ان چاروں ذرائع کو جماعت کی اصلاح کے لئے بھی اختیار کرنا ضروری ہے۔اور ہر ایک کی بیماری کا علاج اُس کی بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے کرنا ضروری ہے۔ یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ جس زمانے میں مذہب کے پاس نہ حکومت ہو، نہ تلوار اُس زمانے میں یہ چاروں علاج ضروری ہوتے ہیں۔

پس جیسا کہ گزشتہ خطبہ میں ذکر ہو چکا ہے کہ **پہلے علاج کے طور پر تربیت کرکے ایمان میں مضبوطی پیدا کرنا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود کے نشانات، آپ کی وحی، آپ کے تعلق باللہ اور آپ کے ذریعہ سے آپ کے ماننے والوں میں روحانی انقلاب کا ذکر کیا جائے۔ اُنہیں بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے کیا فوائد ہیں۔** جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا کہ اس دور میں جب شیطان بھرپور حملے کر رہا ہے تو ان باتوں کے بارے میں بتانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ یہ ذکر متواتر اور بار بار ہونا چاہئے۔ یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کو کس طرح حاصل ہوسکتی ہے اور اُس کا پیار جب کسی انسان کے شاملِ حال ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے کس طرح امتیازی سلوک کرتا ہے۔حضرت مسیح موعود نے ہمیں اس بارے میں کس طرح بتایا ہے۔مختلف قوموں سے جو نئے احمدی ہو رہے ہیں، افریقہ میں سے بھی اور زیادہ تر عربوں میں سے بھی، وہ اپنے واقعات لکھتے ہیں کہ **حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھ کر اُن میں تبدیلیاں ہوئیں، اُن کے ایمان میں اضافہ ہوا۔** بیشک کتب پڑھ کر اُن کی اعتقادی غلط فہمیاں بھی دور ہوئیں اور اعتقادی لحاظ سے اُن کے علم میں اضافہ ہو کر اُن کو ایمان کی نئی راہیں نظر آئیں۔لیکن **ایمان کی مضبوطی اُن میں حضرت مسیح موعود**

کے نشانات کو دیکھنے، آپ کی وحی کی حقیقت کو سمجھنے اور آپ کے تعلق باللہ سے پیدا ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اُنہیں بعض نشانات دکھا کر اپنے قرب کا نظارہ دکھا دیا۔

حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے نشانات، وحی، الہامات اور تعلق باللہ جو ہمارے دلوں میں بھی ایمان کی کرنوں کو روشن تر کرے، کی اہمیت اپنے انداز میں بیان فرماتے ہوئے یوں فرمایا کہ:

حضرت عیسیٰ بیشک زندہ آسمان پر بیٹھے رہیں۔ اُن کا آسمان پر زندہ بیٹھے رہنا اتنا نقصان دہ نہیں ہے جتنا خدا تعالیٰ کا ہمارے دلوں میں مردہ ہو جانا نقصان دہ ہے۔ پس کیا فائدہ اس بات کا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر زور دیتے رہو جبکہ خدا تعالیٰ کو لوگوں کے دلوں میں تم مار رہے ہو اور اُسے زندہ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ تو حی و قیوم ہے اور کبھی نہیں مرتا مگر بعض انسانوں کے لحاظ سے وہ مر بھی جاتا ہے۔

حضرت مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حوالے سے ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول کے ایک استاد جو بھوپال کے رہنے والے تھے، کہتے ہیں کہ:

انہوں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ بھوپال کے باہر (بھوپال ہندوستان کا ایک شہر ہے) ایک پُل ہے، وہاں ایک کوڑھی پڑا ہوا ہے جو کوڑھی ہونے کے علاوہ آنکھوں سے اندھا ہے، ناک اُس کا کٹا ہوا ہے، انگلیاں اُس کی جھڑ چکی ہیں اور تمام جسم میں پیپ پڑی ہوئی ہے۔ مکھیاں اُس پر بھنبھنا رہی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اُسے دیکھ کر مجھے سخت کراہت آئی۔ اور میں نے پوچھا کہ بابا تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میں خدا ہوں۔ یہ جواب سن کر مجھ پر سخت دہشت طاری ہوگئی۔ اور میں نے کہا کہ تم خدا ہو؟ آج تک تو تمام انبیاء دنیا میں یہی کہتے چلے آئے ہیں کہ خدا تعالیٰ سب سے زیادہ خوبصورت ہے اور اُس سے بڑھ کر اور کوئی حسین نہیں۔ ہم جو اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت کرتے ہیں تو کیا اسی شکل پر؟ اُس نے کہا انبیاء جو کہتے آئے وہ ٹھیک اور درست کہتے ہیں۔ میں اصل خدا نہیں ہوں۔ میں بھوپال کے لوگوں کا خدا ہوں۔ یعنی بھوپال کے لوگوں کی نظروں میں مَیں ایسا ہی سمجھا جاتا ہوں۔ یعنی ان لوگوں کی نظر میں خدا تعالیٰ کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 456-455 خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 1936ء)

پس خدا تعالیٰ تو نہیں مرتا مگر جب کوئی انسان اُسے بھلا دیتا ہے تو اُس کے لحاظ سے وہ مر جاتا ہے۔ یہاں نوجوانوں کو یہ بھی سمجھا دوں کہ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ بس لوگ ایسے ہو گئے تو خدا نے یہ شکل اختیار کر لی اور معاملہ ختم۔ اصل میں تو یہ شکل اُن لوگوں کی اپنی ہے جنہوں نے خدا کو چھوڑا۔ جس طرح آئینہ میں اپنی تصویر نظر آتی ہے۔ اصل چیز یہی ہے اپنی شکل نظر آ رہی ہوتی ہے۔ یہ شکل جو اُس نے خواب میں دیکھی، وہ اُن لوگوں کا آئینہ تھا۔ وہ روحانی لحاظ سے کوڑھی ہو گئے اور ایسے لوگ پھر اپنے انجام کو بھی پہنچتے ہیں۔ نعوذ باللہ خدا نے مر کر اُن سے کنارہ کشی نہیں کر لی۔ اللہ تعالیٰ کو ایسا سمجھنے والوں کو خدا تعالیٰ بعض دفعہ اس دنیا میں بھی سزا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ایک طرف ہو کے بیٹھ نہیں جاتا بلکہ اس دنیا میں بھی ایسے لوگوں کو سزا دیتا ہے۔ بلکہ متعدد جگہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا انجام یہی بتایا ہے کہ وہ جہنم میں جانے والے ہیں جو خدا کو بھول جائیں۔ پس اس مثال سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ خدا کو چھوڑ دیا یا بے طاقت تصور کر لیا تو بات ختم ہو گئی، کچھ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بدلہ لینے والا بھی ہے، سزا دینے والا بھی ہے اور اُس کا غضب جب بھڑکتا ہے تو پھر کوئی بھی اُس کے غضب کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ پس اس لحاظ سے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ خدا کو بھول گئے اور قصہ ختم ہو گیا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ: عجیب بات ہے کہ ہمارے علماء حضرت عیسیٰ کو مارنے کی کوشش کرتے ہیں مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کو زندہ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ روح پیدا نہیں کرتے جس سے اللہ تعالیٰ کا فہم اور ادراک پیدا ہو۔ ہماری اصل کوشش خدا تعالیٰ کو زندہ کرنے کی اور اُس سے زیادہ تعلق پیدا کرنے کی ہونی چاہئے۔ اگر خدا سے ہمارا زندہ تعلق ہے تو چاہے عیسیٰ کو زندہ سمجھنے والے جتنا بھی شور مچاتے رہیں، ہمارے ایمانوں میں کبھی بگاڑ پیدا نہیں ہوگا کیونکہ خدا ہر قدم پر ہمیں سنبھالنے والا ہوگا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 456 خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 1936ء)

پس بیشک وفاتِ مسیح، ختم نبوت یا جو دوسرے مسائل ہیں جن کا اعتقاد سے تعلق ہے اُن کا علم ہونا تو بہت ضروری ہے اور ان پر دلیل کے ساتھ قائم رہنا بھی ضروری ہے، بغیر دلیل کے نہیں، لیکن عملی اصلاح کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہوگا اور اس کے لئے وہ ذرائع اپنانے ہوں گے جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے ہمیں دکھائے۔ ہمیں اپنے قول و فعل کے تضاد کو ختم کرنا ہوگا۔ جو ہم دوسروں کو کہیں اُس کے بارے میں اپنے بھی جائزے لیں کہ کس حد تک ہم اس پر عمل کر رہے ہیں۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جماعت احمدیہ کے جو جامعات ہیں جہاں (-) اور مربیان تیار ہوتے ہیں، ان میں نوجوان مربی اور (-) بننے کے لئے بہت سارے بچے داخل ہو رہے ہیں اور خاص طور پر پاکستان میں بڑی تعداد میں بچے جامعہ میں آتے ہیں۔ ان میں بہت کثرت سے واقفینِ نو بھی ہیں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ تعداد کی کثرت معیار میں کمی کر دیتی ہے۔ اور بعض دفعہ یہ مثالیں بھی سامنے آتی ہیں کہ روحانی معیار کے حصول میں کوشش نہ کرنے، بلکہ بعض غلط عادتوں کی وجہ سے اور صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے کہ مربی اور (-) کا کیا تقدس ہونا چاہئے جب ایسے لڑکے بعض حرکتیں کرتے ہیں تو پھر اُن کو جامعات سے فارغ بھی کیا جاتا ہے۔

پس وہ زمانہ جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ احمدیت کی ترقی کا آنے والا ہے، اس کی تیاری کے لئے مربیان بننے والے، (-) بننے والے اپنے آپ کو بہت زیادہ تیار کریں۔ کوئی معمولی کام نہیں جو اُن کے سپرد ہونے والا ہے۔ ابھی سے خدا تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا کریں اور اس کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود نے جو نشانات ہمیں دکھائے، (دین) کی جو حقیقی تعلیم دوبارہ کھول کر واضح فرمائی، اُسے سامنے رکھیں۔ صرف مسائل کو یاد کرنے تک ہی اپنے آپ کو محدود نہ رکھیں۔ مجھے قادیان سے کسی عالم نے لکھا کہ آجکل کھلے جلسے جو مخالفین کے جواب دینے کے لئے پہلے ہندوستان میں منعقد ہوتے تھے، اب نہیں ہوتے، ہم اُن جلسوں میں ایسے تابڑ توڑ حملے مخالف علماء پر کرتے تھے کہ ایک کے بعد دوسرے حملے نے اُنہیں زِچ کر دیا تھا۔ ٹھیک ہے یہ اچھی بات ہے کہ کرتے تھے۔ مخالفین کے جواب دینے چاہئیں، بلکہ دلائل کے ساتھ اُن کی باتوں کے ردّ اُن پر ہی پھینکنے چاہئیں لیکن یہ بات اس سے بھی زیادہ اہم ہے **اور ضروری ہے کہ ہمارے معلمین اور (-) اور مربیان حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اپنی روحانی حالت میں بھی وہ ترقی کرتے کہ ہر ایک کا وجود خود ایک نشان بن جاتا** اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے بلکہ وہ ترقی کریں کہ خود ایک نشان بن جائے اور اسی نمونے کو دیکھ کر لوگ جماعت میں داخل ہوں۔ بعض دفعہ نمونے دیکھ کر داخل ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ معیار پیدا نہیں ہوا۔ اسی لئے ہندوستان میں بہت سے معلمین کو فارغ کرنا پڑا۔ لگتا تھا کہ بعض پر دنیا داری غالب آ گئی ہے۔ پس یہ خط لکھنے والے بھی اور ہم میں سے ہر ایک اپنے جائزے لے کہ اُس کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ معلمین، (-) یہ دیکھیں کہ انہوں نے دلوں میں ایمان پیدا کرنے کی کتنی کوشش کی ہے۔ خشک دلائل سے لوگوں کے دلوں پر اثر ڈالنے اور غیر احمدی مولویوں کو دوڑانے پر ہی ہمیں اکتفا نہیں کر لینا چاہئے اور اسی پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ ہمارے پاس جو خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات اور معجزات ہیں، اُس سے خدا تعالیٰ کی ہستی دنیا کو دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہے، اُس سے لوگوں کے دلوں کو قائل کریں۔

حضرت مصلح موعود نے ایک مثال دی ہے کہ اگر سورج چڑھا ہوا ور کوئی کہے کہ تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ سورج چڑھا ہوا ہے تو دوسرا اُسے سورج چڑھنے کی دلیلیں دینی شروع کر دے کہ اتنے بجے سورج نکلنے کا وقت ہوتا ہے، اتنے بجے غروب ہوتا ہے اور سائنس یہ کہتی ہے اور فلاں کہتی ہے۔ پس یہ جو دلیلیں ہیں تو کہتے ہیں کہ دلیل دینے والا بھی احمق ہی ہوگا جو دلیلیں دینے بیٹھ گیا، اُس کا سادہ علاج تو یہ تھا کہ سورج کی دلیل پوچھنے والے کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اُس کا منہ اونچا کرتا اور کہتا کہ وہ سورج ہے، دیکھ لو۔ اُن کو دلیلیں دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تمہاری بیوقوفانہ باتوں کا جواب اس وقت سورج کا وجود ہے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ بھی ہمارے سامنے جلوہ گر ہے۔ وہ بھی عریاں ہو کر اپنی تمام صفات کے ساتھ دنیا کے سامنے رونما ہو گیا ہے اور حضرت مسیح موعود کے ذریعہ وہ اپنے

سارے حسن کے ساتھ جلوہ نما ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 457 خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 1936ء)

پس واعظین کا یہ کام ہے کہ سورج کے وجود کی دلیلیں دینے والے احمق بننے کے بجائے تازہ نشانات جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ظاہر ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت جو ہر دم ہمارے ساتھ ہے، اُس سے یہ سچائی ثابت کریں۔ لیکن بات وہی ہے کہ اپنی حالتوں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنائیں۔ جماعت کی عملی قوت کو مضبوط کریں۔ جماعت کے بچوں، عورتوں اور مردوں کے سامنے یہ باتیں پیش کریں اور بار بار پیش کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا، اُنہیں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ کس طرح خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہوا، اُنہیں سمجھائیں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے کیا ذرائع ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟ پھر دیکھیں کہ جو نوجوان دنیا داری کے معاملات میں نقل کی طرف رجحان رکھتے ہیں، خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے بنیں گے۔ پھر صرف چند مربیان یا علماء غیر از جماعت (-) کے چھکے چھڑانے والے نہیں ہوں گے بلکہ یہ نمونے جو ہمارے نوجوان مرد، عورتیں، بچے قائم کر رہے ہوں گے یہ دنیا کو اپنی طرف کھینچنے والے ہوں گے۔ پس اپنی عملی حالتوں کی درستی کی طرف توجہ کی سب سے پہلے ضرورت ہے۔ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود سے جوڑ کر پھر خلافت سے کامل اطاعت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنے گی۔ خلافت کی پہچان اور اُس کا صحیح علم اور ادراک اس طرح جماعت میں پیدا ہو جانا چاہئے کہ خلیفہ وقت کے ہر فیصلے کو بخوشی قبول کرنے والے ہوں اور کسی قسم کی روک دل میں پیدا نہ ہو، کسی بات کو سن کر انقباض نہ ہو۔

خلافت کا صحیح فہم و ادراک پیدا کرنا بھی مربیان کے کاموں میں سے اہم کام ہے اور پھر عہدیداران کا کام ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ دیں۔ بعض ایسی مثالیں بھی سامنے آ جاتی ہیں کہ کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت نے یہ غلط کام کیا اور یہ غلط فیصلہ کیا یا فلاں فیصلے کو اس طرح ہونا چاہئے تھا۔ بعض قضا کے فیصلوں پر اعتراض ہوتے رہتے ہیں۔ یا فلاں شخص کو فلاں کام پر کیوں لگایا گیا؟ اس کی جگہ تو فلاں شخص ہونا چاہئے تھا۔ خلیفہ وقت کی فلاں فلاں کے بارے میں تو بڑی معلومات ہیں، علم ہے، اور فلاں شخص کے بارے میں اس نے باوجود علم ہونے کے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ اس قسم کی باتیں کرنے والے چند ایک ہی ہوتے ہیں لیکن ماحول کو خراب کرتے ہیں۔ اگر مربیان اور ہر سطح کے عہدیداران، پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں، ہر تنظیم کے اور جماعتی عہدیداران اپنی اس ذمہ داری کو بھی سمجھیں تو بعض دلوں میں جو شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں، کبھی پیدا نہ ہوں۔ خاص طور پر مربیان کا یہ کام ہے کہ اُنہیں سمجھائیں اور بتائیں کہ تمام برکتیں نظام میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو جب کسی قوم پر لعنت ڈالنا چاہتا ہے تو نظام کو اُٹھا لیتا ہے۔ پس جب یہ باتیں ہر ایک کے علم میں آ جائیں گی تو بعض لوگ جن کو ٹھوکر لگتی ہے وہ ٹھوکر کھانے سے بچ جائیں گے۔ ایسا طبقہ چاہے وہ چند ایک ہی ہوں ہمیشہ رہتا ہے جو اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھتا ہے اور اِدھر اُدھر بیٹھ کر باتیں کرتا رہتا ہے کہ خلیفہ خدا تو نہیں ہوتا، وہ بھی غلطی کر سکتا ہے، جیسا کہ عام آدمی غلطی کر سکتا ہے، ٹھیک ہے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس کا بڑا اچھا جواب دیا ہے۔ اور یہ جواب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دیا، ہر وقت اور ہر دَور کے لئے ہے۔ اگر خلافت برحق ہے، اگر خلافت پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ انعام دیا گیا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خلفاء جن امور کا فیصلہ کیا کرتے ہیں ہم ان امور کو دنیا میں قائم کر کے رہتے ہیں۔

وہ فرماتا ہے (-) (النور: 56) یعنی وہ دین اور وہ اصول جو خلفاء دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں، ہم اپنی ذات ہی کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم اُسے دنیا میں قائم کر کے رہیں گے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 458 خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 1936ء)

پس یہ باتیں جماعت کے ہر فرد کے دل میں راسخ ہونی چاہئیں اور یہ مربیان اور اہلِ علم کا کام ہے کہ اسے ہر ایک کے دل میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ پس اس ذمہ داری کو سمجھیں، **اس بات کے پیچھے پڑ جائیں کہ حضرت مسیح موعود کی برکات اور آپ کے فیوض لوگوں پر ظاہر کرنے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات کا بار بار تذکرہ کرنا ہے**، لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے ذرائع کیا ہیں؟ اور خلیفہ وقت کی ہر صورت میں اطاعت اور نظام کی فرمانبرداری کی ایک اہمیت ہے اور ہر ایک پر یہ اہمیت واضح ہونی چاہئے۔

پس جب یہ ہو گا تو دلوں کے وساوس بھی دُور ہوں گے۔ اور اس طریق سے وساوس دور کرنے والوں کی تعداد، یا جن کے دلوں کے وساوس دور ہو جائیں اُن کی تعداد اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ ہر فتنہ اپنی موت آپ مر جائے گا۔ جماعت میں ہر لحاظ سے عملی اصلاح کا ہر پہلو نظر آ رہا ہو گا اور یہی حضرت مسیح موعود کی بعثت کا بڑا مقصد ہے۔

یاد رہنا چاہئے کہ ہمیں......مسائل جاننے کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت مخالفین کے جواب دینے کے لئے ہے لیکن عمل اور عرفان کو بھی اپنی جماعت میں رائج کرنے کے لئے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ پس جتنی توجہ ہم نے باہر کے محاذ پر دینی ہے، اتنی بلکہ اُس سے بڑھ کر اندرونی محاذ پر بھی ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ ہماری روحانی پاکیزگی اور ہماری عملی اصلاح انشاء اللہ تعالیٰ زیادہ بڑا انقلاب لانے کا باعث بنے گی، بہ نسبت اس (دعوت الی اللہ) کے۔ حضرت مصلح موعود کا یہ ارشاد یقیناً بڑا اہم ہے کہ "اگر وہ" یعنی علماء اور مربیان "قلوب کی اصلاح کریں اور لوگوں کے دلوں میں عرفان اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کریں تو کروڑوں کروڑ لوگ احمدیت میں داخل ہونے لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ (-) (النصر: 4-2) کہ اگر (-) کے ذریعہ تم اپنے مذہب کی اشاعت کرو گے تو ایک ایک دو دو کر کے لوگ تمہاری طرف آئیں گے، لیکن اگر تم استغفار اور تسبیح کرو اور اپنی جماعت سے گناہ دور کر دو تو پھر فوج در فوج لوگ آئیں گے اور تمہارے اندر شامل ہو جائیں گے۔"

(خطبات محمود جلد 17 صفحہ 460 خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 1936ء)

پس وہ ہمارے عالم جو مجھے لکھتے ہیں کہ ہم غیروں کے چھکے چھڑا دیا کرتے تھے۔ اس چھکے چھڑانے سے وہ مقصد حاصل نہیں ہو گا جو اپنی عملی اصلاح سے ہو گا۔ اس لئے عملی اصلاح کی طرف توجہ دیں اور خلافت کے نائبین بننے کی کوشش کریں۔ خلیفہ وقت کے مددگاروں میں سے بننے کی کوشش کریں۔ سالوں ہم صرف علمی بحثوں میں نہیں اُلجھ سکتے بلکہ اگر ہم نے جماعت کو ترقی کی طرف لے جانا ہے اور انشاء اللہ لے جانا ہے تو ہمیں کچھ اور طریق اختیار کرنے ہوں گے اور وہ جیسا کہ میں نے کہا، یہ عملی اصلاح کا (طریق) ہے۔

پس ہمیں اپنے اعمال اچھے کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں اپنے دیانت اور امانت کے معیاروں کو اونچا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی آمد کے حلال ذرائع اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ چند پیسوں کے لئے کونسل کو دھوکہ دے کر اپنی سچائی کے معیار کو داؤ پر لگا دیں اور benefit حاصل کر لیں یا روپے حاصل کرنے کے لئے جھوٹے مقدمے کر دیں۔ ہمیں اپنے کام جو بھی ہمارے سپرد کئے جائیں، پوری تندہی اور محنت اور پوری خوش اسلوبی اور پوری دیانتداری سے کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ہو گا تو دین کے ساتھ دنیا کے میدان بھی ہم پر کھل جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ غیروں پر عمومی طور پر جماعت کا اچھا اثر ہے لیکن اگر ہم بعض معمولی دنیاوی فائدوں کے لئے اپنی دیانت اور امانت کے معیاروں کو ضائع کرنے والے بنیں تو ہر ایک شخص جو یہ حرکت کرتا ہے، جماعت کو بدنام کرنے والا بھی بنے گا۔

پس جہاں مربیان کو اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے وہاں ہر فرد جماعت کو اپنے جائزے لے کر اصلاح کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ سب سے بڑا ہتھیار دعا کا ہے جس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے اور اس کے صحیح استعمال اور اس سے صحیح فائدہ اُٹھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ایمان میں ترقی کرو اور میں نے جو نیک اعمال بجا لانے کے لئے لائحہ عمل دیا ہے اُس پر عمل کرو۔ پس یہ عمل اور دعا اور دعا اور عمل ساتھ ساتھ چلیں گے تو حقیقی اصلاح ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں، جس نے آجکل ہر حقیقی مومن کو بے چین کر دیا ہوا ہے اور وہ (-) ممالک کی قابلِ رحم حالت ہے۔ آج مسلم اُمّہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

عاشق صادق کے ماننے والوں کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ پس یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اس کے لئے بہت دعا کریں۔ سیریا کے حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں۔ حکومت نے بھی ظلموں کی انتہا کی ہوئی ہے اور حکومت مخالف گروپ جو ہیں انہوں نے بھی ظلم کی انتہا کی ہوئی ہے۔ دونوں طرف سے ظلم ہو رہے ہیں۔ کسی کا قصور ہے یا نہیں، بچوں، عورتوں، بوڑھوں کو بھی ظلموں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جب جس کو چاہیں پکڑ کے لے جاتے ہیں، اور پھر بھوکا رکھا جاتا ہے، اذیت دی جاتی ہے۔ بعض کی تصویریں دکھائی گئی ہیں اُن کو دیکھ کر تو آدمی کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ (-) پر اس قدر ظلم کر رہا ہے اور غیر مسلموں کو موقع دے رہا ہے کہ (دین) پر اعتراض کریں۔ گزشتہ دنوں بعض چودہ پندرہ سال کے لڑکوں کے انٹرویو دکھائے جا رہے تھے، جو اپنے ماں باپ کو کھو بیٹھے ہیں یا کسی وجہ سے اُن سے علیحدہ ہو گئے، کھانے پینے کے لئے اُن کو کچھ نہیں ملتا۔ اِدھر اُدھر ہاتھ مار کر گزارہ کرتے ہیں۔ جب پوچھنے والے نے بارہ تیرہ سال کے لڑکے سے پوچھا کہ تم بڑے ہو کر کیا بننا چاہو گے۔ تو اُس نے بڑے ہنس کر جواب دیا کہ ظاہر ہے کہ criminal بنوں گا۔ ہم چور، ڈاکو، بدمعاش اور دہشتگرد بنیں گے، اس کے علاوہ ہم کیا بن سکتے ہیں تاکہ اپنے بدلے لیں۔ اپنی کرسی بچانے کے لئے حکومت اور کرسی حاصل کرنے کے لئے اپوزیشن اپنی نسلوں کو برباد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے اور ظالموں کے تسلط سے عوام کو بچائے اور اُنہیں انصاف پسند حکام عطا فرمائے۔

پاکستان میں بھی خاص طور پر احمدیوں پر ظلموں کی انتہا ہو رہی ہے۔ ذہنی اور جسمانی دونوں طرح کی اذیتیں دی جا رہی ہیں۔ عام پاکستانی بھی ظلم کی چکّی میں پِس رہا ہے۔ اور لگتا ہے کہ ان حالات کی جو شدت ہے وہ بڑھتی چلی جائے گی۔ یہ دہشتگرد گروپ جو ہیں یہ بھی حکومتوں کے پیدا کردہ ہیں اور اس لئے ان پر قابو پانا بھی ان کے لئے مشکل ہے۔ پس دعا ہی ہے جو ان ظالموں کو عبرت کا نشانہ بنا سکتی ہے۔ بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ پاکستان سے بھی اللہ تعالیٰ ان ظالموں کو ختم کرے۔ اسی طرح دوسرے مسلمان ممالک ہیں، مصر ہے، لیبیا وغیرہ ہے اور دوسرے بھی۔ قریباً ہر جگہ حالات خراب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور اسلام کو بدنام کرنے کی جو ان کی مذموم کوششیں ہیں اُن سے محفوظ رکھے۔ جو بھی ظلم کرنے والے ہیں اُنہیں اللہ تعالیٰ عبرت کا نشان بنائے اور اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں رہنے والے ہر احمدی کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

درخواست دعا

۞ مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل کے بازو پر زخم ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ دے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم عدنان عالم بھٹی صاحب مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والدین کا موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس کی وجہ سے خاکسار کی والدہ کی ٹانگ میں فریکچر کی وجہ سے آپریشن ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ساتھ کامیاب ہوا ہے اور ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر آ چکی ہیں۔ ان کی شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم کرنل حسین احمد ملک صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ سیدہ کلثوم آراء بیگم صاحبہ زوجہ مکرم کرنل ستار بخش ملک صاحب مرحوم 15 جنوری 2014ء کو 93 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ اسی روز بیت الذکر اسلام آباد میں بعد نماز عصر مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ خاکسار کے بھائی کے کینیڈا اور ہمشیرہ کے امریکہ سے آنے کے بعد 17 جنوری کو والدہ محترمہ کا جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا۔ بیت مبارک میں نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شیخ حارث احمد صاحب نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ کے پانچ بہن بھائی تھے۔ ہمارے نانا جان حضرت سید محمد اشرف شاہ رفیق حضرت مسیح موعود نے 1904ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ پارٹیشن سے پہلے انڈیا میں محکمہ تعلیم میں ملازم تھے۔ 1967ء میں ہمارے والدین نے حج کی سعادت حاصل کی۔ آپ دعا گو۔ تہجد گذار تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے خاص لگاؤ تھا۔ اسی طرح خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کرتیں اور ہم سب کو بھی اس کی تلقین کرتیں۔ باقاعدگی سے حضور انور کا خطبہ جمعہ دیکھتی تھیں۔ بیت الذکر دور ہونے کی وجہ سے ہم گھر پر نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اگر کبھی کسی مصروفیت کی وجہ سے ہم لیٹ ہو جاتے تو ناراض ہوتیں۔ مہمان نواز، ملنسار، خوش مزاج اور خوش پوش تھیں۔ غریبوں کا بہت خیال رکھتیں ہر ایک سے ہنس کر اور خوشی سے ملتیں اور تھوڑی ہی دیر میں باتوں باتوں میں اپنا گرویدہ بنا لیتیں۔ ہمارے والد صاحب کی وفات 20/ اگست 2003ء کو ہوئی تھی۔ اس کے بعد والدہ محترمہ نے زیادہ وقت میرے پاس اسلام آباد میں ہی گذارا۔ مرحومہ نے تین بیٹے مکرم میجر ظفر محمود ملک صاحب کینیڈا، مکرم میجر حسن محمود ملک صاحب اسلام آباد، خاکسار، چار بیٹیاں مکرمہ آصفہ فاروقی صاحبہ امریکہ، مکرمہ روبینہ صادقہ احمد صاحبہ امریکہ، مکرمہ راشدہ خالد صاحبہ اسلام آباد، مکرمہ ناہیدہ اکرام صاحبہ اسلام آباد سوگوار چھوڑی ہیں۔ والدہ مرحومہ نے ماشاء اللہ پوتے، پوتیوں، پڑپوتے، پڑپوتیوں اور ان کی اولادوں کو پھلتے پھولتے دیکھا۔ سب سے بہت پیار کرتیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں والدہ محترمہ کی خدمت کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور والدہ محترمہ کی دعائیں ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں۔

والدہ محترمہ کی وفات پر بہت سے احباب و خواتین تعزیت کے لئے تشریف لائے اسی طرح فون۔ خطوط اور ای میل کے ذریعہ بھی تعزیت کا اظہار فرمایا۔ ان سب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا ہمارے لئے مشکل ہے اس لئے الفضل کے ذریعہ ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ نیز احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

جلسہ سیرت النبی ﷺ

۞ مورخہ 26 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ میرپور خاص کو بیت بلال میں بفضل اللہ تعالیٰ جلسہ سیرت النبی ﷺ محترم امیر صاحب ضلع کی زیر صدارت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم امیر صاحب ضلع مکرم رفیق احمد ججہ صاحب، مکرم عبدالحفیظ اسد صاحب اور مکرم عطاء الرؤف صاحب مربی سلسلہ نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ جلسہ میں 110 احباب نے شرکت کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم ہومیو ڈاکٹر ناصر احمد صدیقی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میرے بیٹے مکرم مبشر احمد طاہر صاحب کینیڈا کو مورخہ 3 مارچ 2014ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ذیشان طاہر نام عطا فرمایا ہے جو بفضل اللہ تعالیٰ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود حضرت حکیم محمد صدیق صاحب میانوی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم چوہدری آیت اللہ قمر صاحب کینیڈا کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی عمر عطا فرمائے اور نیک، صالح، خادم دین اور خلافت سے محبت کرنے والا بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم ارشد محمود صاحب دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مبارک احمد صاحب مجوکہ و مکرمہ نمیرہ احمد صاحبہ آف فیکٹری ایریا احمد ربوہ حال مقیم ٹورانٹو کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 9 مارچ 2014ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ریان احمد مجوکہ تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم ملک احمد یار مجوکہ صاحب کا پوتا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح، خادم دین اور صحت و سلامتی والی لمبی فعال زندگی والا بنائے۔ آمین

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کا مشہور عالم شافی علاج
نور نظر: نرینہ اولاد کیلئے کامیاب دوا
حب امید/حب قلب الحجر: معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

18 مارچ 2014ء

1:45 am	راہ ہدیٰ
3:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2008ء
4:00 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
6:20 am	Beverly Hills میں استقبالیہ
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2008ء
12:00 pm	بستان وقف نو
1:55 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2014ء
11:20 pm	بستان وقف نو

بقیہ از صفحہ 1 نتائج مجلس انصاراللہ پاکستان

مقابلہ بین العلاقہ

اسی طرح مجلس انصاراللہ پاکستان میں سال 2013ء کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر نظامت ہائے علاقہ میں سے درج ذیل علاقہ جات اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی تین پوزیشنوں پر رہے ہیں۔

اول: نظامت علاقہ گوجرانوالہ

دوم: نظامت علاقہ لاہور

سوم: نظامت علاقہ فیصل آباد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مقابلہ جات کی مندرجہ بالا رپورٹ پیش ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے"

اللہ تعالیٰ یہ اعزازات مجالس، اضلاع اور علاقہ جات کے لئے مبارک کرے اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

خریداران خطبہ نمبر سے گزارش

جن خریداران الفضل خطبہ نمبر کے ذمہ بقایا ہے۔ ان کو یاددہانی ارسال کی گئی ہے۔ براہ مہربانی اپنا چندہ بذریعہ بینک بنام صدر انجمن احمدیہ ارسال فرماویں یا طاہر مہدی امتیاز احمد کے نام منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ 31 مارچ 2014ء کے بعد بقایا جات کی صورت میں مجبوراً خطبہ نمبر بند کر دیا جائے گا۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

گمشدہ سوٹ

مکرم نعیم احمد صاحب کوارٹر صدر انجمن نمبر B-8 فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ ایک عدد زمانہ سوٹ دارالعلوم وسطی سے فیکٹری ایریا آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملے۔ فون نمبر 03327074687 پر اطلاع دیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔ مارچ	
طلوع فجر	4:54
طلوع آفتاب	6:13
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	6:21

اکسیر اوجاع
جوڑوں کی درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

نوزائیدہ اور شیرخوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

سعید بھائی چشمے والے
باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ
(دکان گلی کے اندر ہے)
ہر قسم کے کنٹیکٹ لینز، نظر اور دھوپ کے چشمے بازار سے بارعایت خریدیں
کوالیفائیڈ آئی ٹیسٹنگ فری کی جاتی ہے۔ کارکنان کیلئے خصوصی رعایت
پروپرائیٹر: اسلم بھائی 0333-6712812 0333-6712331 047-6211160

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کیے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

نیو پیراڈائز اکیڈمی ربوہ
(نزد نصرت آباد ربوہ)
پلے گروپ سے 8th کلاس تک داخلے جاری ہیں
25 مارچ سے داخلے جاری ہیں (داخلہ فری)
نئے جوش اور ولولہ سے تدریس کا عمل جاری ہے
ٹیوشن کی سہولت بھی میسر ہے
منجانب: پرنسپل نیو پیراڈائز اکیڈمی ربوہ
0336-6260394

"Invitation for Seminar"
Study in USA
Southeast Missouri State University
Meet Int. officer from the university for admission August 2014 intake.
Key Features:-
• A High ranked University Founded in 1873.
With & Without IELTS
• Very Economical Tuition fee $8000 for Bachelor & $7000 for Master.
Venue & Time
24th March, Monday 3pm to 7pm at:
PC Hotel Lahore - Board Room "C"
• Engineering • Business • Sciences • Computer
for more Programs visit: www.semo.edu
EC Education Concern®
info@educationconcern.com Skype: counseling.educon
042-35177124 / 0331-4482511
نوٹ: پاکستان کے تمام شہروں سے طالبعلم اس پروگرام میں شرکت کر سکتے ہیں۔

لگژری گاڑی برائے فروخت
گاڑی ٹویوٹا ALTIS 1-8 ماڈل 2006ء
رنگ 54,000 عمومی حالت تقریباً نئی
پینٹ اصلی پہلا، استعمال گھریلو صرف ایک ہاتھ پر
محمد احمد طاہر ربوہ: 03007704339

جرمن
LIQUI MOLY
Made in Germany
پروڈکٹس ٹریڈرز
موٹر آئلز ایڈیٹوز اور کار کیئر
Authorised Distributor
افضل طاہر
PH:042-37566360
Fax:042-37576123
Cell:0300-4134599
E-mail:afzaltahir99@yahoo.com
www.lliquimolylahore.com
9/224,Ferozepur Road, Muslim Town Morr,Lahore